Lesson-11

(Notes)

و قل من ركب متن الفقه فصار فارسا

فقه القلوب

کتاب کا نام: موسوعة فقه القلوب فی ضوء القرآن والسنة

مؤلف: محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ التویجري

تدریس: ڈاکٹر فرحت ہاشمی

المقدمة (صفحه 20-18)

وأكثر الكتب التي نبتت في الساحة عدا كتب السلف الأخيار، والمتقين الأبرار، جلها كحاطب ليل، يجمع الغث والسمين، والصحيح والسقيم.. والمليح والقبيح.. بعضها تمحض للخير.. وأكثرها تمحض للشر واللهو والباطل.. وغيرها مما شاع وذاع.. وملأ الأسماع والأبصار.

اکثر کتابیں جو صحن (یعنی منظر عام) میں آگئیں سوائے ان کی کتابوں کے جو چنے ہوئے (بہترین) سلف تھے، (صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین) اور نیک متقی (علماء کے علاوہ باقی کتابوں کا حال یہ ہے کہ ان میں سے اکثر ایسی ہیں) جیسے رات کے وقت جنگل میں ایندھن چننے والا (رات کے وقت چننے والا کچھ خطرناک چیز بھی اٹھالے گا) جس میں موٹا پتلا سب جمع کیا ہوا ہے (بڑی چھوٹی سب چیز اس میں ڈال دی ہے)، کچھ صحیح ہیں اور کچھ بیمار (یعنی صحیح حدیثیں بھی اس میں ہیں اور ضعیف بھی)، کچھ خوبصورت ہے اور کچھ بدصورت، اس میں سے بعض خالص ہے خیر کے لیے، اور اکثر ان میں سے شر، لھو (کھیل تماشہ) اور باطل کے لیے خالص ہے (یعنی کچھ میں ساری باتیں اچھی ہیں اور کچھ میں ساری بری ہیں) اور جو اس کے علاوہ پھیلا ہوا ہے، اور اس نے کانوں اور آنکھوں کو بھر دیا ہے (انسان انکو سنتا اور پڑھتا بھی ہے اور ان ہی سے ذہن بھر جاتا ہے۔ اصل میں مؤلف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انہیں یہ کتاب لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی)۔

(سلف الصالحین اور متقی پرہیز گار علماء کرام کی کتابوں کی علاوہ جو کتابیں منظر عام پر آئی ہیں ان میں سے اکثر حاطب لیل کی طرح ہیں یعنی ان لوگوں کی کتابوں کی طرح ہے جو رات کو لکڑیاں جمع کرتے ہیں اور اندھیرے کی وجہ سے وہ لکڑی سمجھ کر سب چیزیں جمع کرتے ھیں گندگی کو بھی لکڑی سمجھتے ہیں اور باقی چیزوں کو بھی یعنی ضعیف اور قوی مستند اور غیر مستند سب کچھ جمع کرتے ہیں۔)

منها ما يهتم بالغرائب وشواذ المسائل.. ومنها ما يهتم بوجوه التفسير.. ومنها ما يهتم بسرد الأقوال في كل مسألة.. ومنها ما يهتم بالنحو والصرف.. ومنها ما يعنى باللغة والأدب.. ومنها ما يعنى بالتاريخ والسير والقصص.. ومنها ما يهتم بالمنطق والقواعد.. ومنها ما يهتم بأحوال الرجال والجرح والتعديل.. إلخ.

ان میں سے بعض کتابیں ایسی ہیں جو اہتمام کرتی ہیں انوکھی (strange) باتوں کا اور شاذ (جو اپنی رائے میں تنہا ہو) مسائل کا (وہ باتیں جو نہ کبھی کسی نے سنی ہوں نہ پڑھی ہوں۔ یعنی روزمرہ کے مسائل کی بجائے عجیب مسئلے، مثلاً بُراق حلال ہے یا حرام، علیین و سجین کیسی جگہ ہے، اس کا تو سائز، شکل وغیرہ بھی ہمیں نہیں معلوم یا روحیں اب کہاں ہیں وغیرہ)، اور ان میں سے کچھ اہتمام کرتی ہے تفسیر کے مختلف پہلوؤں (aspects) کا، اور ان میں سے بعض اہتمام کرتے ہیں ہر مسئلے کے اوپر اقوال لکھنے میں (کسی مسئلے پر مختلف اقوال بتادیتے ہیں مگر واضح رائے نہیں بتاتے) اور ان میں سے کچھ نے اہتمام کیا ہے نحو و صرف کا، اور بعض نے عنایت کی ہے لغت اور ادب پر، اور ان میں سے بعض نے تاریخ، سیرت اور قصوں پر لکھا ہے، اور ان میں سے کچھ منطق اور قواعد کے بارے میں لکھی گئی ہیں، بعض نے بائیو گرافی لکھی ہیں یا جرح و تعدیل (کسی راوی کو ثقہ قرار دینا یا نہ دینا) پر بات کی ہے۔

وهذا كله وإن كان في بعضه منافع وزيادة معلومات، إلا أن المقصود الأعلى، ومقاصد الشريعة العظمى من معرفة الله بأسمائه وصفاته وأفعاله.. ومعرفة دينه وشرعه.. ومعرفة وعده ووعيده.. وثوابه وعقابه.. وعبادته وطاعته.. وتعليم المسلمين أحكام دينهم.. ودعوة الخلق إلى الله.. كل هذا فوق ذلك بكثير، وأولى منه، بل هو أجل مقصود وما بينهما كما بين السماء والأرض.

اور یہ سب کا سب اگرچہ ہے فائدہ کی باتیں اور زیادہ معلومات مگر سب سے اعلی مقصد اور شریعت کے بڑے بڑے مقاصد میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالی کی معرفت اس کے ناموں، صفات اور افعال کے ذریعے (حاصل کیا جائے)، اور اس کے دین و شریعت کی معرفت، اور اس کے وعدوں اور وعیدوں کی معرفت، اور اس کے ثواب اور سزا کی معرفت، اور اس کی عبادت اور اس کی اطاعت، اور مسلمانوں کو ان کے دین کے احکام سکھانا، اور اللہ کی مخلوق کو اللہ تعالی کی طرف دعوت دینا، یہ سب باتیں (جو اوپر بیان ہوئی ہیں) سب سے بہتر ہیں، بلکہ یہ بہترین مقصود ہے اور ان کے (اور پچھلی لکھی ہوئی چیزوں) کے) درمیان (اتنا فاصلہ ہے) جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے (فاصلہ ہے)۔

(یعنی اللہ کا نام بلند کرنے اور دنیا کے باقی سارے کام کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اللہ کی بات کرنے کی توفیق مل جانا بہت اعزاز اور شرف کی بات ہے)۔

والمملوك ليس له أن يتصرف بنفسه ووقته إلا بإذن مالكه.

اور غلام نہیں ہے اس کے لیے کہ اپنے نفس اور وقت کے ساتھ کچھ کرے مگر اپنے مالک کے اذن کے ساتھ۔

والمؤسف أن كثيرًا ممن يدعي العلم والفقه محترف أكول، هزيل في معرفة الأصول والفروع، يسير في تقريرها وهو راجل، يقول ما لا يفعل، ويحب أن يحمد بما لم يفعل، تسبق أقواله أفعاله، لأنه مصاب بداء الجهل والعصبية.

اور افسوس کی بات ہے کہ بے شک بہت سے جو علم اور فقہ کا دعوی کرتے ہیں پیشہ ور کھانے والے ہیں (علم کے ذریعے کھاتے ہیں)، کمزور ہیں اصول و فروع کی معرفت میں (ان کے پاس علم کچھ نہیں)، چلتے ہیں اس کو قرار دینے کے لیے اور خود اس سے پیدل ہوتے ہیں، کہتا وہ ہے جو کرتا نہیں، اور پسند کرتا ہے کہ اس چیز پر تعریف کی جائے جو اس نے کی ہی نہیں، اس کی باتیں اس کے افعال پر سبقت لے جاتی ہیں (یعنی صرف باتوں کا دھنی ہے)، کیونکہ اس کو جہالت اور عصبیت کی بیماری لگی ہوئی ہے۔

وقل من ركب متن الفقه فصار فارسا، وما أكثر ما حملت بطون الكتب من الغث والسمين، والذهب والطين، وملأت الساحة بالجيد والرديء، والحسن والقبيح، والطيب والخبيث.

بہت کم ہیں ایسے جو فقہ کے گھوڑے پر سوار ہوں اور پھر اس کے شہہ سوار بن جائیں (شر عیہ اور لا میں ماسٹر بھی کر لیتے ہیں مگر ایک کتاب نہیں لکھ پاتے) اور کتنی کتابوں کے پیٹ ایسے ہیں جو بھرے ہوئے ہیں رنگ برنگی چیزوں سے (اوٹ پٹانگ علم کی باتیں جن کی حقیقت کچھ بھی نہیں) سونا اور مٹی (ملا ہوا ہے)، اور بھر گیا ہے صحن اچھے اور ردی سے اور خوبصورت اور بدصورت سے اور عمدہ و خبیث سے۔

والناس يغرفون من هذا وهذا، وتظهر صفاتهم بموجب هذا وذاك، وتأتيهم النعم والمصائب بحسب هذا وذاك.

اور لوگ چلو بھرتے ہیں اس سے بھی اور اس سے بھی، اور ظاہر ہوتی ہیں ان کی صفات اِس اور اُس کی وجہ سے (یعنی انکے اخلاق ویسے ہی ہو جاتے ہیں جہاں سے سیکھا ہوتا ہے) اور آتی ہیں ان کے پاس نعمتیں اور مصیبتیں اسی کے مطابق۔(جو راہ اختیار کر لیتا ہے تو اسی کے مطابق اسکو خیر یا شر ملتی ہے۔جب کوئی کہتا ہے کہ میں ماسٹرز ہوں فلاں اور فلاں سبجیکٹ میں تو کیا واقعی اسکی گہرائی کو جانتا ہے)۔

وما أكثر المصنفات التي تصدع الرؤوس، وتفسد العقول، لا تزيد في الإيمان، ولا تبعث لطاعة الرحمن، فهي لا تساوي الورق الذي كتبت عليه، لأنها سيل من الأقوال والحكايات والشبهات التي تدع المسلم تائها حيرانا، تولد الغفلة والخصومة والتناحر، ولا تحرك القلوب والجوارح للطاعة والعبادة.

کتنی ہی کتابیں ایسی ہیں جو سر درد کر دیتی ہیں، عقل کو بگاڑ دیتی ہیں، ایمان میں اضافہ نہیں کرتیں اور رحمان کی اطاعت کے لیے آمادہ نہیں کرتیں، تو ان کتابوں کی قیمت ایسی ہے جیسے کوئی ورقہ ہوا میں اڑا جا رہا ہو اور اس پر کچھ لفظ لکھے ہوں، کیونکہ وہ اقوال، حکایات اور شک وشبہ میں ڈالنے والی باتوں کا سیلاب ہیں جو چھوڑ دیتی ہیں ایک مسلمان کو راہ میں حیران وپریشان، سرگرداں، پیدا کرتی ہیں غفلت، جھگڑے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹنا (ایسی چیزیں پڑھ کر لوگ ایک دوسرے کا ادب واحترام نہیں کرتے)، نہ دلوں کو حرکت دیتی ہیں اور نہ اعضاء کو اطاعت اور عبادت کے لیے۔ (ایسی کتابیں پڑھ کر نہ ان کا علم بڑھتا ہے اور نہ عمل میں اضافہ ہوتا ہے)۔

هذا لون من العلم مكروه مرفوض يورث العلل والأسقام، وكثير من الناس راتع فيه، يجني منه كل فتنة وشر وسم، فيضر نفسه، ويضل أمته.

علم کا یہ رخ بہت مکروہ ہے، مسترد (rejected) ہے، جو بہت بیماریاں پیدا کر رہا ہے اور تکلیفیں، اور بہت سے لوگ اس میں چر رہے ہیں (جیسے جانور کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا چر رہے ہیں، اسی طرح کچھ لوگوں کو نہیں پتہ کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں، کیا وہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں)، اس میں سے ہر فتنہ، شر اور زہر چن لیتے ہیں، اپنی ذات کو نقصان دیتے ہیں اور اپنی امت کو گمراہ کرتے ہیں۔

فأما علم أصول الدين.. ومعرفة الله بأسمائه وصفاته وأفعاله.. ومعرفة عظمته وجلاله.. ومعرفة آلائه ونعمه.. ومعرفة وعده ووعيده.. ومعرفة قضائه وقدره.. ومعرفة دينه وشرعه.. ومعرفة اليوم الآخر، وما فيه من البعث والحشر..والحساب والجزاء.. والجنة والنار.. ومعرفة قصص أنبياء الله ورسله، ونحو ذلك مما سماه الله في كتابه فقهاوحكمة.. وعلما وضياء.. ونورًا وهدى.. ورحمة وشفاء ورشدا.. فقد أصبح بين أكثر الخلق مطويا، وصار نسيا منسيا..وجفاه أكثر الخلق إلا من رحم الله.. ومن عرفه عرفه معرفة مجملة لا توقظ القلوب الغافلة.. ولا تحرك الجوارح الساكنة.

تو جہاں تک اصول دین کا علم ہے، اور اللہ کے ناموں، صفات اور افعال کی معرفت، اور اس کے عظمت و جلال کی معرفت، اور اس کے نعمتوں اور احسانات کی معرفت، اور اس کے وعدوں اور وعیدوں کی معرفت، اور اس کی تقدیر کی معرفت، اور اس کے دین و شریعت کی معرفت، اور قیامت کے دن کی معرفت اور جو بھی اس میں ہے بعث اور حشر کے متعلق، حساب اور جزا، جنت و دوزخ کی معرفت، اللہ کے نبیوں کے قصے اور اس کے رسولوں کے قصوں کی معرفت، اوراس کے علاوہ جس کو اللہ نے نام رکھا اپنی کتاب میں اس کو فقہ اور حکمت کہا، علم و روشنی کہا، اور نور و ہدایت کہا، رحمت و شفاء اور رُشد کہا، تو یہ ہو گیا سب کچھ لپیٹا ہوا بہت سی مخلوق کے پاس (قرآن کو مخلوق نے لپیٹ کر بند کر کے رکھا ہوا ہے) اور بھولی ہوئی چیز، اور بے وفائی کی اکثر مخلوق نے مگر جس پر اللہ رحم کرے، اور جو اس کو جانتا ہے وہ سر سری معلومات رکھتا ہے جو غافل دلوں کو نہیں جگاتی، اور نہیں ہلاتی ہے ساکن اعضاء کو (یعنی اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا)۔

سیکھنے کی باتیں

- جو چیزیں انسان پڑھتا ہے وہی آنکھوں اور کانوں کو بھرتی ہیں۔
- آج بچوں کے پڑھنے کے لیے صرف تصوراتی کہانیاں ہیں، جس نے بچوں کے ذہن مسخ کر دیئے ہیں۔
- اگر کتاب اچھی ہے تو وہ بہترین ساتھی ہے، اگر کتاب خراب ہے تو وہ بدترین ساتھی ہے۔
- چاہے کتاب اسلامی ہو یا غیر اسلامی درست کتاب کا انتخاب بہت اہم ہے۔
- اللہ تعالی کی بات کرنا غیر اللہ کی بات کرنے سے بہت افضل ہے۔
- اصل میں ہم نے اللہ تعالی کو پہچانا نہیں اس لیے اس کے بارے میں بات کرنے کو اہم نہیں سمجھتے۔
- ہم اسی کو یاد کرتے رہتے ہیں جو ہمارے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔
- سوچنے کی ضرورت ہے کہ عام طور پر لوگ کن باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔
- بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگوں کی زندگی میں اللہ تعالی کی بات اور قرآن کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

سیکھنے کی باتیں

▪ اللہ تعالیٰ کی بات کرنا بہت سعادت، اعزاز اور شرف کی بات ہے۔ اگر سمجھ آجائے تو انسان تڑپنے لگے گا۔

▪ ہم دین کے بارے میں بات کرنے سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ جانتے ہی نہیں ہیں۔
اس کے لیے محنت کرنے، جاننے اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت ہے، قربانی کرنی پڑے گی، اپنے دل کو قابو میں رکھنے اور نفس کے خلاف جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا کرے گا۔

▪ جو لوگ دنیا کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں چاہے وہ کتنی بھی اڑان اڑیں لیکن رہتے زمین پر ہی ہیں اس کے برعکس جو اللہ کی بات کرے اس کے لیے عرش اٹھانے والے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔

▪ دنیا تو ہے ہی د ن و، سے گھٹیا چیز۔

▪ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اقوال ہمارے عمل سے آگے نہ نکلیں، بلکہ قول عمل سے بھاری ہو جائے۔

Website Link

http://www.alhudamedia.com/Media/Tarbiyyah/Fiqh_al-Qulub/Fiqh_al-Qulub-0011-Al-Muqaddimah_Wa_Qalla_Man_Rakiba_Matna_al-Fiqhi_Fa_Sara_Farisan_Page_18-20.mp3